عقائد اہل سنت کا پاسبان

سہ ماہی مجلہ

کلمۂ حق

لاہور

2

2010

بارگاہ رسالت کے آداب

رئیس التحریر علامہ ارشد القادری کے قلم سے درسِ قرآن

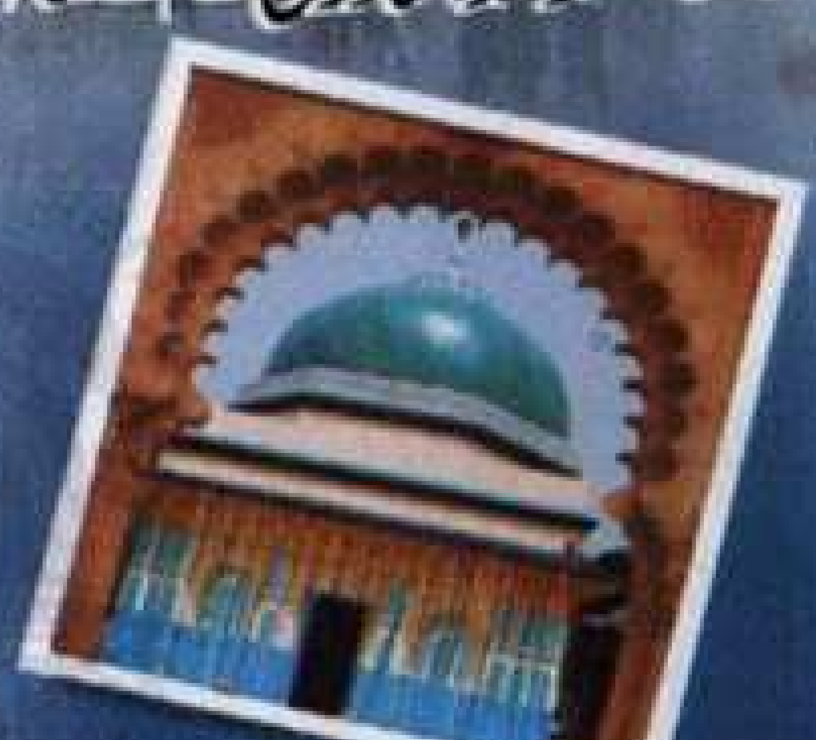

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور مسلک اعلیٰ حضرت

مناظرِ اسلام فاتحِ وہابیت علامہ محمد حنیف قریشی کے قلم سے

دیوبندیوں کے "حکیم الامت" اور "امام ربانی" کا کچا چٹھا

میثم عباس رضوی

دیوبندیوں کے "امام ربانی" کے شرمناک جھوٹ

حضرت علامہ محمد شریف الحق امجدی شارح بخاری کا انکشاف

سبز عمامہ کا جواز اور دیوبندی کذاب

ترجمان مسلک اہل سنت ابو حذیفہ

مولانا کاشف اقبال مدنی

ارشاداتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں علم غیب

امت مسلمہ کی شرک سے برأت

حضرت استاذ العلماء مولانا مفتی ظہور احمد جلالی کی تحریریں

سبز عمامہ کا جواز اور دیوبندی کذاب

ترجمان مسلک اہل سنت ابوحذیفہ مولانا کاشف اقبال مدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم اما بعد

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ تمام انبیائے کرام نے اسلام کے اس پیغام کو آگے بڑھانے کی سعی محمود فرمائی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ ظاہری اسی مقدس فریضہ کی تکمیل میں گزاری۔ حضور خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد کوئی نبی تو آنا نہ تھا۔ اس لیے آپ ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ کے بعد اسی مقدس فریضہ کو تمام صحابہ کرام تابعین تبع تابعین سمیت تمام اولیائے کرام نے باحسن فریضہ سر انجام دیا ان نفوس قدسیہ نے اپنی مبارک زندگیوں کو دین متین کے لئے وقف کر دیا۔ انہی مبارک ہستیوں کی بدولت دنیا میں اسلام کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ انہی نفوس قدسیہ کے مبارک مشن کی آبیاری کے لیے اہل سنت و جماعت کی محبوب تنظیم دعوت اسلامی کوشاں ہے ان کی سعی محمود سے لاکھوں کی تعداد میں غیر مسلموں نے اسلام قبول کی اور لاتعداد لوگ برائیوں سے تائب ہو کر احیائے سنت کے جذبہ سے سرشار ہو کر اسلام کی تبلیغ واشاعت میں مصروف ہوئے۔ ان کی فرنگی تہذیب سے نفرت اور حضور اکرم ﷺ کی سنتوں سے محبت ان کے اطوار سے ظاہر ہے۔ ان کا سینہ عشق مصطفےٰ ﷺ کا مدینہ ہے ان کے اخلاص نے لوگوں کے دل موہ لیے۔ مختصر عرصے میں اللہ تعالیٰ نے دعوت اسلامی کو مقبولیت عامہ عطا فرمادی۔ دوسری طرف دشمنان دین مختلف ادوار میں اسلام پر مختلف طریقوں سے حملہ آور ہوتے رہے اور اسلام میں اپنے مذموم عقائد و نظریات سے بیخ کنی کی سعی مذموم کی۔ پہلے ادوار میں معتزلہ جبریہ قدریہ وغیرہ فرقوں نے اسلام کو نقصان پہنچانے کی سعی مذموم کی مگر انگریز منحوس کے ایماء پر ان تمام باطل فرقوں کے عقائد باطلہ وہابیت دیوبندیت کی شکل میں پرو کر اسلام کا حلیہ بگاڑنے کی کوشش کی گئی، اور ان بدبخت انگریز کے پٹھوؤں نے امت مسلمہ کے شیرازے کو بکھیر کر رکھ دیا۔ عشق رسالت لوگوں کے دلوں سے

نکالنے کے لیے مختلف حربے ان لوگوں نے استعمال کیے۔ ان میں ایک حربہ تبلیغی جماعت کی صورت میں بھی ہے کہ یہ تبلیغی جماعت والے منافقت کرتے اصلاح کا نام لے کر لوگوں کو وہابی دیوبندی بنانے لگے۔ اہل سنت کی مساجد میں جا کر منافقت کرتے رہیں کہ جی ہم اصلاح کے لیے نکلے ہیں ہمارا کسی فرقہ سے کوئی تعلق نہ ہے۔ حالانکہ ''فضائل اعمال'' خالص دیوبندیوں کی کتاب سے درس دینا ہی بات کو واضح کر رہا ہے۔ پھر تبلیغی جماعت کے بانی مولوی الیاس نے تو کھل کر بتا دیا کہ ''میرا تو دل چاہتا ہے کہ تعلیم حضرت تھانوی کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو تو اس طرح ان کی تعلیم عام ہو جائے گی''۔ (ملفوظات شاہ محمد الیاس صفحہ ۵۰)

گویا یہ لوگ اسلام کی تبلیغ نہیں بلکہ اپنے تھانوی کی گستاخانہ وکفریہ عبارات کی تبلیغ کا مشن مذموم لیے چلے ہیں بظاہر اصلاح اور حقیقت میں دیوبندیت کی تبلیغ ان کا اصل مقصود ہے۔ یہی وجہ ہے عرصہ قبل رائے ونڈ اجتماع میں یارسول اللہ ﷺ کا نعرہ لگانے والے محمد اقبال شہید کو دردناک ظلم وستم کے ساتھ شہید کر دیا یہ ہے ان کی اصلاح اور اسلام کی تبلیغ۔

نام نہاد دیوبندی رسالہ ''راہ سنت'' والوں کو یہ بھی تکلیف ہے کہ تبلیغی جماعت کے مقابلہ میں دعوت اسلامی کی بنیاد رکھی گئی ہے اس میں کل اعتراض کیا ہے جب دیوبندیوں نے عظمت رسول پاک ﷺ کے خلاف اپنا منافقانہ حربہ تبلیغی جماعت کی صورت میں تیز کیا۔ تو اگر اسلام کے شیدائیوں نے دین اسلام کے ان دشمنوں کے مقابل دفاع اسلام کے جذبہ سے دعوت اسلامی کے پلیٹ فارم سے کام شروع کیا تو یہ ان کا حق ہے تاکہ مسلمان ان اسلام کے دشمنوں سے اپنے ایمان کو محفوظ کر سکیں دعوت اسلامی والے منافقت نہیں کرتے نہ ہی وہابیوں دیوبندیوں کی مسجدوں میں جا کر ڈرامہ کرتے ہیں یہ منافقت ان دیوبندیوں کو مبارک منافقت کے سب سے بڑے ایوارڈ کے حق دار عبداللہ ابی کے ساتھ یہی دیوبندی ہیں۔ دعوت اسلامی مقبولیت سے دیوبندیوں کے ہاں صف ماتم بچھ گئی۔ اب ان خدام دین اسلام کے خلاف مختلف سازشوں میں مصروف ہیں اور لایعنی اعتراضات کا سلسلہ بھی ان کی بوکھلاہٹ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

راقم الحروف فقیر مدنی صرف ایک مثال پر اکتفا کرنا چاہتا ہے اسی نام نہاد رسالہ ''راہ سنت'' شمارہ نمبر ۲ میں صفحہ ۳۱ پر سگ اولیاء کہلوانے پر مذاق اڑاتا ہے اور کہتا ہے کہ ''عطار

صاحب کے گاؤں کا نام بھی کتیانہ ہے اس لیے الف کلب رضا کا ذکر فرما رہے ہیں" مگر ساتھ یہ بھی کہتا ہے "اگر چہ سگ مدینہ کہلانے میں ہمارا اختلاف نہیں"۔ جب اس عاجزی کے چیلے میں تمہارا اختلاف نہیں ہے تو پھر اس کا مذاق اڑانا کس بنیاد پر ہے؟ اصل میں یہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی شان اقدس میں بکواس کے عادی ہیں اس لیے بکواس کرنا ان کا وطیرہ ہے۔ خواہ موقع ہو نہ ہو جیسا کہ ان کے حکیم الامت تھانوی نے بھی یہی ان کو درس دیا ہے کہ "میں اس قدر ریکی (بکواسی) ہوں کہ ہر وقت بولتا ہی رہتا ہوں" (افاضات الیومیہ جلد ا صفحہ ۳۳) قارئین کرام ان خبیث اللسان بدفطرت لوگوں کی یہ بوکھلاہٹ نہیں ہے تو کیا ہے پھر اسی رسالہ میں سبز عمامہ پر لایعنی اعتراضات کر کے اپنے نامہ اعمال کو مزید سیاہ کیا ہے۔ ہم سب سے پہلے سبز رنگ کا اللہ تعالیٰ جل جدہٗ اور اس کے محبوب کریم ﷺ کی بارگاہ میں محبوب ہونا بیان کریں گے پھر سبز عمامہ کے جواز پر دلائل کریں گے پھر خود دیوبندی اکابر سے اس کا جواز نقل کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ جس سے قارئین کرام پر ان بدبخت معترضین کی خباثت خوب واضح ہو جائے گی۔ نام نہاد "راہ سنت" میں دیوبندیوں نے دعوت اسلامی والوں کو چیلنج کیا کہ کوئی ضعیف روایت ہی دکھا دیں تو ہم سر تسلیم خم کریں گے ہم انکے جواب میں دلائل سے حضور اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام اور تابعین عظام سے سبز عمامے کا ثبوت پیش کر رہے ہیں پھر دیوبندیوں سے اس کا ثبوت بھی پیش کر دیا ہے اس کو دیوبندی معترض پڑھے اور شرم سے ڈوب مرے۔

اہل جنت کا لباس سبز ہوگا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ۔

"وہ اس (جنت میں) میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز کپڑے کے ...... اور ...... کے پہنیں گے"۔ (۱۵ ر ۱۷ سورۃ الکہف آیت نمبر ۳۱)

امام قرطبی علیہ الرحمۃ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں رقم طراز ہیں کہ:

وخص الاخضر بالذکر لانه الموافق للبصر۔

"اور سبز رنگ کا خصوصی طور پر اس لیے ذکر فرمایا ہے کہ وہ بینائی کے زیادہ موافق ہے"۔ (الجامع الاحکام القرآن جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۲)

حضرت شیخ محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ سبز رنگ کی طرف نظر کرنا بینائی کو زیادہ کرتا ہے۔ (ضیاء القلوب صفحہ ۳)

امام اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اہل جنت کپڑوں کا رنگ اس لیے سبز ہوگا کہ سبز رنگوں میں زیادہ حسین تر اور تازگی میں بکثرت اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زیادہ محبوب ہے۔ (تفسیر روح البیان جلد ۵ صفحہ ۲۳۳)

محدث جلیل ملا علی قاری علیہ الرحمۃ رقم طراز ہیں کہ "سبز رنگ کے کپڑے اہل جنت کے لباس سے ہیں اور اس کے لیے یہی شرف کافی ہے"۔

(جمع الوسائل جلد ۱ صفحہ ۱۳۴۔ مرقاۃ المفاتیح جلد ۳ صفحہ ۳۱۵)

دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

عٰلِیَهُمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ۔

"ان کے بدن پر ہیں کریب کے سبز کپڑے اور قنادیز کے"۔

(پارہ ۲۹ سورۃ الدھر آیت ۲۱)

امام ابن کثیر لکھتے ہیں کہ سبز رنگ کے کپڑے اہل جنت کا لباس ہوں گے۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ۶ صفحہ ۳۶۵)

وہابیہ دیوبندیہ کے محقق سید امیر علی نے بھی یہی لکھا ہے۔

(تفسیر مواہب الرحمٰن جلد ۹ صفحہ ۶۔ ۳۳۵)

حضور اکرم ﷺ کا پسندیدہ رنگ سبز

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ کو سبز رنگ بہت ہی زیادہ پسند تھا"۔ (تفسیر مظہری جلد ۲ صفحہ ۳۳۔ مرقاۃ المفاتیح جلد ۳ صفحہ ۳۱۵)

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کو سبز کپڑے پسند تھے۔

(احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۳۳۵)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ "آنحضرت ﷺ کو سفید رنگ کے بعد سبز رنگ بہت ہی زیادہ پسند تھا"۔ شرح سفر السعادۃ صفحہ ۴۳۱، کتب فقہ میں سبز لباس کو سنت لکھا ہے۔ (مجمع الانہار جلد ۲ صفحہ ۵۳۳۔ بدر المنتقی جلد صفحہ ۵۳۳، ردالمحتار جلد ۵ صفحہ ۲۲۷)

حضور اکرم ﷺ کا سبز چادر میں طواف کعبہ فرمانا

حضرت ابن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اضطباع کیے ہوئے سبز چادر زیب تن کیے طواف فرمایا"۔

(سنن ابن داؤد جلد ۲ صفحہ ۲۵۹، مشکوۃ المصابیح صفحہ ۲۲۸، سنن کبریٰ بیہقی جلد ۵ صفحہ ۷۹، بلوغ المرام صفحہ ۵۲، مصابیح السنہ جلد ۲ صفحہ ۲۵)

حضور اکرم ﷺ کا سبز چادر زیب تن فرمانا

حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو سبز چادریں پہنے ہوئے دیکھا۔

(جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۰۹، سنن ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۰۶، سنن نسائی جلد ۲ صفحہ ۱۹۳، مشکوۃ المصابیح صفحہ ۳۷۶، مصابیح السنہ جلد ۳ صفحہ ۲۰۲، شرح السنہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۱، مسند امام احمد جلد ۶ صفحہ ۸۹)

حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو سبز کپڑے پہنے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے۔ (سنن نسائی جلد ۲ صفحہ ۲۵۳)

دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی نے بھی حضور اکرم ﷺ کی دو سبز چادروں کا ذکر کیا ہے۔ (نشر الطیب صفحہ ۲۲۶)

ہجرت کی رات سبز چادر

ہجرت کی رات رسول اعظم ﷺ نے سرکار حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فرمای کہ میرے بستر پر سو جاؤ اور میری اس حضرمی چادر کو اوڑھ لو۔

(سیرۃ النبویہ ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۲۲۲، تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۹)

حضور اکرم ﷺ کی رفرف کا رنگ سبز تھا

حضور اکرم ﷺ نے اپنے معجزہ معراج شریف کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "د

اس کے بعد میرے لیے سبز رنگ کی رفرف بچھائی گئی جس کا نور آفتاب کے نور سے غالب تھا اس سے میری آنکھوں کا نور چمکنے لگا۔ (مدارج النبوت فارسی جلد ا صفحہ ۱۶۹)

خواب میں اذان سکھانے والے شخص کا لباس سبز تھا

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا ایک شخص دو سبز چادریں اوڑھے ایک دیوار کے ٹکڑے پر کھڑا ہوا اور اس نے اذان و اقامت کہی الخ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد ا صفحہ ۲۳۱، سنن کبریٰ بیہقی جلد ا صفحہ ۴۲۰)

اس حدیث کو دیوبندی محقق انوار خورشید نے بھی نقل کیا ہے۔ (حدیث اور اہل حدیث صفحہ ۲۵۹) وہابیہ کے امام ابن حزم نے اس روایت کو اعلیٰ درجے کی صحیح قرار دیا ہے۔

(المحلی بالآثار جلد ۲ صفحہ ۱۵۸)

مقام محمود پر امام الانبیاء ﷺ کا لباس سبز ہوگا

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب لوگ روز قیامت قبروں سے نکلیں گے میں اپنی امت کو لے کر ایک ٹیلے پر پہنچوں گا وہاں میرا رب تعالیٰ مجھے سبز حلہ پہنائے گا۔ پھر اجازت ملنے پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کروں گا جو اللہ تعالیٰ چاہے یہی مقام محمود ہوگا۔

(تذکرۃ الحفاظ جلد ۲ صفحہ ۵۰۹)

حضور اکرم ﷺ وفود سے ملاقات کے وقت سبز کپڑا زیب تن فرماتے

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ "اور آپ ﷺ کا ایک سبز کپڑا تھا جس کو وفود کی آمد کے وقت زیب تن فرماتے تھے"۔ (الوفاء باحوال المصطفیٰ جلد ۲ صفحہ ۵۶۸ طبع فیصل آباد)

جبریل امین کا لباس سبز

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جبریل امین میری بارگاہ میں سبز لباس میں حاضر ہوئے"۔ (کشف الغمہ جلد ا صفحہ ۱۸۳ از امام عبدالوہاب شعرانی)

صحابی حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کی اوڑھنی سبز

امام بخاری علیہ الرحمۃ نے باب الثیاب الخضر کے تحت ایک حدیث نقل فرمائی ہے جس میں حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ اور ان کی بیوی کا واقعہ درج ہے اس حدیث میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس عورت پر سبز اوڑھنی تھی۔ (صحیح بخاری جلد دوم صفحہ ۸۶۶)

اگر یہ رنگ منع ہوتا کہ حضور اکرم ﷺ منع فرما دیتے منع نہ فرمانا یقیناً جواز کی دلیل ہے۔

حضور اکرم ﷺ کی محبوب لباس

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ کے نزدیک محبوب ترین لباس یہ تھا کہ آپ ﷺ جرہ زیب تن فرمائیں۔ (صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۶۵)

اس جرہ چادر سے آپ ﷺ کو کفن دیا گیا۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۶۵) بخاری شریف کے حاشیہ میں امام داؤدی نے جرہ کا رنگ اور اس کی وجہ محبوبیت یوں بیان کی ہے جرہ کا رنگ سبز تھا اور محبوب اس لیے کہ یہ اہل جنت کا لباس ہے۔ (حاشیہ بخاری جلد دوم صفحہ ۸۶۵)

محدث جلیل ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کو وہ کپڑا اس لیے پسند تھا کہ اس میں سبز رنگ پایا جاتا تھا اور یہ بھی اہل جنت کا لباس ہے یہ محبوب ہونے کی وجہ ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح جلد ۸ صفحہ ۲۳۳)

حضور اکرم ﷺ کا سبز عمامہ باندھنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی

شیخ محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ

"دستار مبارک آنحضرت ﷺ اکثر اوقات سفید بود گاہے دستار سیاہ و احیاناً سبز"۔

"آنحضرت ﷺ کی دستار مبارک اکثر اوقات سفید کبھی کبھی سیاہ رنگ اور کبھی کبھار سبز رنگ کی ہوتی تھی"۔ (کشف الالتباس صفحہ ۳ طبع دہلی ضیاء القلوب مع خلاصہ الفتاوی جلد ۳ صفحہ ۱۵۳)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی دیوبندی اکابر کی نظر میں

دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کہتا ہے کہ:

"چونکہ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ بڑے محدث ہیں اس لیے انہوں نے یہ جو یہ دس قسمیں شفاعت کی لکھی ہیں کسی حدیث سے معلوم کر کے لکھیں ہوں گی گو ہم کو وہ حدیث نہیں ملی مگر چونکہ شیخ کی نظر حدیث میں بہت وسیع ہے اس لیے ان کا یہ قول قابل قبول ہے"۔ (اشرف الجواب صفحہ ۱۵۵ طبع ملتان)

مزید کہتے ہیں کہ

"بعض اولیاء اللہ ایسے بھی گزرے ہیں کہ خواب میں یا حالت غیبت میں روزمرہ کو دربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری کی بدولت نصیب ہوتی تھی ایسے حضرات صاحب حضوری کہلاتے ہیں انہیں میں سے ایک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہیں کہ یہ بھی اس دولت سے مشرف تھے اور صاحب حضوری تھے"۔

(الافاضات الیومیہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۸)

وہابیہ کے امام العصر محمد ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ مجھ عاجز کو آپ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی) کے علم وفضل اور خدمت علم حدیث اور صاحب کمالات ظاہری و باطنی ہونے کی وجہ حسن عقیدت ہے آپ کی کئی ایک تصانیف میرے پاس موجود ہیں جن میں سے بہت سے علمی فوائد حاصل کرتا رہتا ہوں۔ (تاریخ اہلحدیث صفحہ ۲۷۴)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سبز عمامہ باندھنے پر دیوبندی اکابر سے تائید

دیوبندی محقق و شارح ترمذی محمد سعید پالن پوری کے افادات پر مرتب کتاب تحفۃ الالمعی شرح سنن ترمذی میں مرقوم ہے کہ

"پگڑی کسی بھی رنگ کی باندھنا جائز ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ پگڑی بھی باندھی ہے ہری (سبز) بھی اور سفید بھی، بس لال پگڑی تو مناسب نہیں باقی جس رنگ کی چاہے باندھ سکتا ہے"۔ (تحفۃ الالمعی شرح سنن ترمذی جلد ۵ صفحہ ۰۷ طبع کراچی)

دیوبندی مذہب کے شیخ الاسلام جسٹس مفتی تقی عثمانی صاحب رقم طراز ہیں کہ

حضور اقدس ﷺ سے سفید عمامہ پہننا بھی ثابت ہے اور سیاہ عمامہ پہننا بھی ثابت ہے اور بعض روایات میں سبز عمامہ پہننا بھی ثابت ہے۔ (اصلاحی جماعت جلد ۵ صفحہ ۳۰۷ طبع کراچی)

اصلاحی خطبات کے جدید ایڈیشن میں سبز عمامہ کے اثبات کی عبارت کو دیوبندیوں نے نکال کر تحریف و بددیانتی کا ثبوت دیا ہے۔

ہوشیار اے سنی مسلمان ہوشیار

دیوبندی مبلغ طارق جمیل کہتے ہیں کہ:

"آپ (ﷺ) کا رنگ سفید تھا جس میں سرخی ملی ہوئی تھی پگڑی کون سی باندھتے تھے؟ سفید، سیاہ اور سبز تینوں پگڑیاں باندھتے تھے"۔

(خطبات جمیل جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ طبع گوجرانوالہ)

غزوہ حنین میں فرشتوں کا سبز عمامے باندھے نزول فرمانا

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"کانت سیماء الملائکۃ یوم بدر عمائم بیض قد ارسلوھا الی ظھورھم و یوم حنین عمائم خضر"۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم جلد ۲ صفحہ ۳۷۴، تفسیر خازن جلد ۲ صفحہ ۱۸۲، تفسیر معالم التنزیل جلد ۳ صفحہ ۱۵، تفسیر الوسیط طنطاوی (زیر آیت انفال)، سیرت حلبیہ جلد ۲ صفحہ ۱۷۶، مجمع الزوائد جلد ۶ صفحہ ۸۳)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ:

"جبریل علیہ السلام پانچ سو فرشتوں کے ساتھ اور میکائیل علیہ السلام پانچ سو فرشتوں کے ساتھ انسانی شکل و صورت میں ابلق گھوڑوں پر سوار اترے اس وقت ان کے جسموں پر سفید لباس اور ان کے سروں پر سفید عمامے اور روز حنین سبز عمامے تھے"۔ (مدارج النبوۃ فارسی جلد ۲ صفحہ ۹۳)

دیوبندیوں کے معروف محقق محمد یوسف کاندھلوی لکھتے ہیں کہ:

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ فرشتوں نے لباس یوم بدر میں سفید عمامے تھے جن کے شملوں کو اپنی حیثیت پر چھوڑ رکھا تھا اور یوم حنین میں سبز عمامے تھے"۔

(حیاۃ الصحابہ جلد ۳ صفحہ ۵۹۸ دہلی)

امام واقدی نے بھی فتوح الشام میں ایک موقع پر سبز عمامے کے ساتھ نصرت الٰہی بن کر فرشتوں کا آنا بیان کیا ہے۔ (فتوح الشام جلد ۱ صفحہ ۱۹۱)

مہاجرین اولین صحابہ کرام کا سبز عامہ بھی باندھنا

امام ابوبکر بن ابی شیبہ روایت کرتے ہیں کہ

"حدثنا ابو بکر قال سلیمان بن حرب قال حدثنا جریر بن حازم عن یعلی بن حکیم عن سلیمان بن ابی عبداللہ قال ادرکت المہاجرین الاولین یعتمون بعمائم کرابیس سود و بیض و حمر وخضر"۔

"سلیمان بن ابی عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے مہاجرین اولین (صحابہ کرام) کو سوتی کپڑے کے سیاہ اور سفید اور سرخ اور سبز عمامے باندھتے پایا"۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۶ صفحہ ۴۸ طبع ملتان)

سند کی توثیق

اب ہم اس روایت کے راویوں کی توثیق و تعدیل پیش کریں گے۔

امام ابوبکر بن ابی شیبہ

اس روایت کے پہلے راوی امام ابوبکر بن ابی شیبہ ہیں کہ ثقہ ہیں اور امام بخاری اور امام مسلم کے استاد ہیں۔ صحیح بخاری میں ان سے تیس اور صحیح مسلم میں ان سے ایک ہزار پانچ سو چالیس احادیث مروی ہیں۔ (تہذیب التہذیب جلد ۶ صفحہ ۴)۔ تذکرۃ الحفاظ جلد ۲ صفحہ ۱۱۸ امام ابن حجر عسقلانی نے ان کو ثقہ اور حافظ لکھا ہے۔ تقریب التہذیب صفحہ ۲۱۲، امام ابن کثیر نے ان کے متعلق کہ وہ احد الاعلام من آئمۃ الاسلام تھے ان کی المصنف جیسی کتب نہ کسی نے پہلے لکھی اور نہ بعد میں لکھی گئی۔ (البدایہ والنہایہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۱۵)

مصنف ابن ابی شیبہ کے متعلق دیوبندی محقق محمد علی صدیقی لکھتے ہیں کہ مصنف ابن ابی

[illegible]

وفتاویٰ کا ذکر ہے ان کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہر حدیث کے متعلق یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اس کو سلف امت میں تلقی بالقبول کا درجہ ملا ہے یا نہیں اور دور صحابہ میں تابعین میں اس پر عمل تھا کہ نہیں اور یہ اس کتاب کی وہ خاص افادی حیثیت ہے کہ جس میں وہ اپنا ثانی نہیں رکھتی اور یہی وجہ ہے کہ یہ کتاب فقہاء و محدثین میں برابر متداول چلی آرہی ہے۔

(امام اعظم اور علم حدیث صفحہ ۳۴۲ طبع سیالکوٹ)

جریر بن حازم

اس روایات کے تیسرے راوی جریر بن حازم بصرہ کے رہائش بلند پایہ حافظ الحدیث اور عظیم المرتبت عالم ہیں امام احمد نے فرمایا جریر حدیث کے عالم اور متبع سنت تھے ثقہ میں تذکرۃ الحفاظ، تقریب التہذیب صفحہ ۵۴ امام ابن معین نے ان کو ثقہ قرار دیا امام عجلی نے بھی ثقہ قرار دیا امام نسائی نے کہا نے ان کی روایت میں کوئی حرج نہیں امام ابو حاتم نے ان کے بارے میں صدوق صالح کہا امام بزار اور ابن سعد نے ثقہ کہا۔ (تہذیب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۷۰)

یعلی بن حکیم

اس روایات کے چوتھے راوی یعلی بن حکیم ثقفی مکی ہیں حافظ امام ابن حجر عسقلانی نے ان کو ثقہ لکھا ہے۔ (تقریب التہذیب ۳۸۷) امام احمد بن امام بن معین امام ابوزرعہ امام نسائی نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابو حاتم نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ امام یعقوب نے کہا کہ مستقیم الحدیث تھے ابن خراش نے کہا صدوق تھے ابن حبان نے ان کو ثقات میں شمار کیا ہے۔

(تہذیب التہذیب جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۱)

سلیمان بن ابی عبداللہ

اس روایت کے پانچویں راوی سلیمان ابن ابی عبداللہ مشہور تابعی ہیں انہوں نے مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا زمانہ پایا ہے یہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ کہ اکمال فی اسماء الرجال از صاحب مشکوٰۃ صفحہ ۹۹ از امام ابن حجر عسقلانی نے ان کو مقبول لکھا ہے۔ تقریب التہذیب صفحہ ۱۳۴ امام ابن حبان نے ان کو ثقات

میں شمار کیا ہے امام بخاری اور ابو حاتم نے کہا کہ انہوں نے مہاجرین صحابہ کرام کا زمانہ پایا ہے۔ (تہذیب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۰۵)

معلوم ہوا کہ یہ روایات سند کے اعتبار سے بھی صحیح ہے تو ثابت ہو گیا کہ سبز عمامہ خود حضور اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے مہاجرین اولین صحابہ کرام جن میں خلفائے راشدین افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں سے سبز عمامہ باندھنا ثابت ہے ان کی عظمت وشان پر ایک آیت کریمہ اور سرور عالیشان ﷺ کے ارشاد عالی ملاحظہ فرمائیں۔

مہاجرین اولین صحابہ کرام کی عظمت وشان بارگاہ خداوندی میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○

(پارہ ۱۱ سورۃ التوبہ آیت ۱۰۰)

''اور سب میں اگلے پہلے مہاجر وانصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لیے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں ہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے صحابہ کرام کی مثال ستاروں کی سی ہے جن میں راستے کی تلاش کی جاتی ہے پس تم میرے صحابہ کرام میں سے جس کے قول کو پکڑو گے ہدایت پا جاؤ گے''۔

(مسند عبد بن حمید جلد ۱ صفحہ ۲۵۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرا جو صحابی جس علاقے میں فوت ہوگا تو وہ قیامت کے دن ان لوگوں کے لئے قائد اور نور ہوگا۔

(جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۲۵، مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۵۵۴، کنز العمال جلد ۱۱ صفحہ ۲۳۱، مصابیح السنۃ جلد ۴ صفحہ ۲۳۶، شرح السنۃ جلد ۱۳ صفحہ ۴۷، جمع الجوامع جلد ۱ صفحہ ۱۲۷، الریاض النضرۃ جلد ۱ صفحہ ۱۷،۸)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس مسلمان کو جہنم کی آگ ہرگز نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے کو دیکھے۔

(جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۲۵، مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۵۵۳، مصابیح السنہ جلد ۳ صفحہ ۱۳۶، کنز العمال جلد ۱۱ صفحہ ۲۳۲)

جب خود امام الانبیاء ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام سے سبز عمامہ ثابت ہو گیا تو اس کی مخالفت میں بکواس بازی کرنے والے گویا نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے بکواس کر رہے ہیں ان کو بدعتی قرار دے رہے ہیں سنت پر عمل کرنے والوں کے لیے خود بشارت ارشاد فرمائی گئی ہے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ بندے کو سنت پر عمل کرنے پر جنت میں داخل کرے گا۔ (کتاب الشفاء جلد ۲ صفحہ ۱۰ طبع ملتان)

مزید ارشاد فرمایا کہ جس نے امت کے فتنے کے وقت میری سنت پر عمل کیا اس کو اللہ تعالیٰ سو شہیدوں کا ثواب عطا فرمائے گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۳۰، کتاب الشفاء جلد ۲ صفحہ ۱۰، المعجم الاوسط للطبرانی جلد ۵ صفحہ ۳۱۵، حلیۃ الاولیاء جلد ۸ صفحہ ۲۱۷، مسند الفردوس جلد ۳ صفحہ ۱۹۸، مفتاح الجنۃ جلد ۱ صفحہ ۱۳، مصابیح السنہ جلد ۱ صفحہ ۱۶۳)

اس سے معلوم ہوا کہ دعوت اسلامی والے سبز عمامہ پہن کر اس فتنہ عظیمہ کے وقت سو شہیدوں کا ثواب حاصل کر رہے ہیں اور ان پر طعن و تشنیع کرنے والے رسول اعظم ﷺ کی سنت کی تحقیر کر رہے ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کا سبز عمامہ باندھنا

دیوبندی محقق و مورخ معین الدین ندوی لکھتے ہیں کہ:

"عمامہ آپ کا سفید ہوتا تھا زعفرانی رنگ زیادہ پسند خاطر تھا۔ کبھی کبھی سبز بھی استعمال کرتے تھے"۔ (تابعین صفحہ ۳۶۵)

حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تعارف

جلیل القدر تابعی قاسم بن محمد کی کنیت ابو عبد الرحمٰن اہل مدینہ کے مشہور عالم فقیہ ہیں انہوں نے اپنی پھوپھی حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت معاویہ، حضرت ابن عمر، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہم اور صحابہ کرام کی ایک جماعت سے علم و حدیث کا حصول کیا اپنے والد

کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گود میں پرورش پائی انہیں سے فقہ و حدیث کی تحصیل۔ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں کوئی عالم ایسا نہیں جسے ہم قاسم پر برتری دے سکیں، ابوالزناد فرماتے ہیں میں نے قاسم سے زیادہ بڑا کوئی عالم کوئی فقیہ نہیں دیکھا نہ ہی علم حدیث کا ان سے بڑا کوئی عالم ہمیں معلوم ہے ابن مدینی نے کہا کہ ان سے دو سو احادیث مروی ہیں ابن سعد نے کہا کہ گرامی قدر امام فقیہ، قابل اعتماد عالم متقی محدث تھے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر مجھے اختیار ہوتا تو میں اپنے بعد قاسم کو خلیفہ بنا دوں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد ۱)

(جاری ہے)

باطل کی شکست

مورخہ 16 فروری 2009 کو راولپنڈی میں مناظر اسلام علامہ حنیف قریشی صاحب کا مشہور وھابی مناظر مولوی طالب الرحمٰن سے گستاخ کون؟ کے موضوع پر مناظرہ ہوا جس میں مولوی طالب الرحمٰن وھابی کو عبرتناک شکست ہوئی اور کئی دیوبندی وھابی حضرات نے گستاخانہ عقائد سے توبہ کی۔ اس مناظرہ میں وھابی مناظر طالب الرحمٰن نے اپنے دو اکابر مولوی عبدالحئی بڈھانوی اور سید احمد رائے بریلی کو کافر کہا یوں اللہ تعالیٰ نے اہلسنت وجماعت کو فتح عظیم عطا کی مناظرہ کی ویڈیو CD اہلسنت کی CD شاپس سے مل سکتی ہیں۔

ضروری نوٹ: مناظرہ کی CD اہلسنت کی CD شاپس سے ہی حاصل کریں کیوں کہ وھابیوں نے اپنی CD میں سے وہ حصہ نکال دیا ہے جس میں وھابی مناظر طالب الرحمٰن نے عبدالحئی بڈھانوی اور سید احمد رائے بریلی کو کافر قرار دیا ہے۔

شمارہ 4

عقائد اہل سنت کا پاسبان

سہ ماہی

مجلہ کلمۂ حق

لاہور

- حضور کے علم غیب کے منکر زندیق ہیں
- حضور نعمتیں تقسیم فرماتے ہیں
- اہلسنت کا دیوبندیوں وہابیوں سے اصل اختلاف
- مولوی اخلاق حسین قاسمی دیوبندی سے 18 سوالات
- شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور مسلک اعلیٰحضرت
- اکاذیب آل نجد
- فیصلہ آپ کے ہاتھ میں
- دیوبندی خود بدلتے نہیں کتابوں کو بدل دیتے ہیں
- حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رشید گنگوہی کے فتاویٰ کی زد میں
- مولوی عبداللہ دیوبندی گستاخ اہل بیت اور یزیدی ہے
- وہابیوں کے تضادات
- واقعہ کربلا اور درس عبرت و عمل
- تحقیق وما اھل بہ لغیر اللہ
- پیغمبر اسلام کی شان اقدس میں وہابیہ کے شیخ الاسلام کی گستاخی
- دیوبندیوں وہابیوں کے عقیدہ ختم نبوت کے اصول کا پول
- سبز عمامہ کا جواز اور دیوبندی کذب
- سنی اور وہابی کا مطلب

دوسری اور آخری قسط

سبز عمامہ کا جواز اور دیوبندی کذاب

﴿ترجمان مسلک اہلسنت ابوحذیفہ مولانا کاشف اقبال مدنی﴾

سبز عمامہ کا دیوبندی اکابر سے ثبوت

قارئین کرام ہم بحمد للہ تعالیٰ سبز عمامہ کا حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام اور تابعین عظام سے ثبوت پیش کر دیا ہے۔ اب ہم اتمام حجت کے واسطے خود دیوبندی اکابر کی عبارات سے سبز عمامہ کا اثبات نقل کریں گے۔ ان میں سے بعض دیوبندی اکابر کی عبارات گزشتہ اوراق میں نقل کی جا چکی ہیں۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی

دیوبندی اکابر کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے حضور اکرم ﷺ کی خواب میں زیارت کے حصول کا طریقہ یوں بیان کیا ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد پوری پاکی سے نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر ادب سے مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے، اور خدا کی درگاہ میں جمال مبارک آنحضرت ﷺ کی زیارت حاصل ہونے کی دعا کرے اور دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے آنحضرت ﷺ کی صورت کا سفید شفاف کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کرے۔ اور الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللہ کی داہنے اور الصلوٰۃ والسلام علیك یانبی اللہ کی بائیں اور الصلوٰۃ والسلام علیك یا حبیب اللہ کی ضرب دل پر لگائے۔ اور متواتر جس قدر ہو سکے درود شریف پڑھے...... ان شاء اللہ مقصد حاصل ہوگا۔

(ضیاء القلوب مشمولہ کلیات امدادیہ صفحہ ۶۱ طبع کراچی)

اس سے دو چیزیں واضح ہوئیں۔

(۱) حضور اکرم ﷺ کا سبز عمامہ باندھنا حق ہے۔

(۲) الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ بناوٹی درود نہیں ہے بلکہ اس کے ورد سے حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔

مدرسہ دیو بند میں سبز عمامہ سے دستار بندی

دیوبندی ترجمان ماہنامہ الرشید کے دار العلوم دیوبند نمبر میں مرقوم ہے کہ ۱۲۹۰ھ ر ۱۸۷۳ء سے انتظامیہ نے دستار بندی اور عطائے سند کا سلسلہ شروع کر دیا دار العلوم کے سرپرست فارغ التحصیل طلبہ کے سر اپنے ہاتھ سے سبز دستار باندھتے اور سند عطا فرماتے تھے۔

(ماہنامہ الرشید دار العلوم دیوبند نمبر صفحہ ۵۵۱)

انور شاہ کشمیری کا سبز عمامہ باندھنا

دیوبندی محدث العصر انور شاہ کشمیری کے متعلق ان کی سوانح میں مرقوم ہے کہ اس حسین اور پرکشش جسم پر جب موسم سرما آتا سبز عمامہ زیب سر اور سبز قبا زیب بدن کرتے تو ایک فرشتہ انسانوں کی اس دنیا میں چلتا پھرتا نظر آتا۔ (حیات کشمیری (نقش دوام) صفحہ ۵۷)

مہتمم مدرسہ دیوبند کا سبز عمامہ باندھنا

دیوبندی ابن الحسن عباسی رقم طراز ہیں کہ

"میں اٹھنے ہی والا تھا کہ ایک سبز رنگ کا پٹکا باندھے آئے اور اسلام کر کے بیٹھ گئے۔ میں نے پوچھا آپ کی تعریف؟ بولے کہ میں مہتمم ہوں اور تین بڑے بڑے رجسٹر میرے سامنے رکھ دیئے اور بتلایا کہ یہ سال بھر کے آمد و صرف کا حساب"۔

(دینی مدارس صفحہ ۸۵)

یہ عبارت تاریخ دار العلوم دیو بند از مولوی محبوب اور ماہنامہ الرشید دار العلوم دیو بند نمبر میں بھی موجود ہے صرف فرق یہ ہے کہ ان میں ابتداء کی جملہ سبز پٹکا کی جگہ یوں ہے "ایک صاحب سبزہ رنگ آئے"۔ (تاریخ دار العلوم دیو بند جلد ا صفحہ ۱۸۰، ماہنامہ الرشید دار العلوم دیو بند نمبر ۱۹۵)

خلیل احمد انبیٹھوی کا سبز عمامہ باندھنا

دیوبندی محدث خلیل احمد انبیٹھوی کے متعلق دیوبندی محقق ومورخ عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں کہ

''عمامہ حضرت متوسط طول کا باندھتے تھے مگر نہایت خوبصورت شملہ دوسوا دو بالشت پیچھے چھوڑتے اور اکثر شروع بھا گجوری کا سبز یا کاہی ہوتا تھا ہمیشہ آپ کھڑے ہو کر عمامہ باندھتے''۔ (تذکرۃ الخلیل صفحہ ۶۲۳ طبع کراچی)

حسین احمد مدنی کی سبز عمامہ سے دستار بندی

دیوبندی مذہب کے شیخ الاسلام حسین احمد مدنی خود اپنے متعلق لکھتے ہیں کہ مجھ کو ایک عمامہ سبز حسب اصول مدرسہ (دیوبند) از دست حضرت شیخ الہند بندھوایا گیا۔

(نقش حیات جلد ا صفحہ ۱۲۷ طبع کراچی)

دیوبندی سوانح نگار فرید الوحیدی اپنے دیوبندی شیخ الاسلام حسین احمد مدنی کے حلیہ میں رقم طراز ہیں کہ'' سر پر سبز رنگ کا عربی انداز کا اونی رومال جسم پر کتھئی رنگ کا عربی مصلح (عبام)۔ (شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی ایک تاریخی وسوانحی مطالعہ صفحہ ۹۵۔)

عبدالستار تونسوی کی سبز عمامہ سے دستار بندی

مولانا محمد حسین صاحب نے مناظر اعظم تنظیم اہل سنت علامہ (عبدالستار) تونسوی کے سر پر سبز رنگ کی دستار بندھوائی۔ (بے نظیر ولاجواب مناظرہ صفحہ ۲۲۰)

سلیم اللہ خان

دیوبندی شیخ الحدیث سلیم اللہ خان لکھتے ہیں کہ

'' رسول اللہ ﷺ کو سبز رنگ سب سے زیادہ پسند تھا لہٰذا سبز رنگ کی پگڑی کو دوسرے رنگوں پر ترجیح دیئے بغیر اگر کوئی استعمال کرتا ہے تو جائز ہے''۔

(کشف الباری جلد ا صفحہ ۳۰۷، کتاب اللباس)

سبز عمامے والے کے پیچھے نماز جائز ہے دیوبند کا فتویٰ

سوال: اماموں کو سبز یا نارنجی عمامہ باندھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ۔ سبز یا نارنجی رنگ کی شرعاً ممانعت نہیں ہے لہٰذا اس (سبز عمامے والے امام) کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد ۲ صفحہ ۷۔ ۱۹۶)

نام نہاد راہ سنت والوں کا اقرار حق

دعوت اسلامی کی تردید کرتے ہوئے سبز عمامہ پر معترض ہونے والا معترض لکھنے پر مجبور ہے کہ ''کسی بھی رنگ کی پگڑی پہننا جائز ہے''۔ (نام نہاد رسالہ راہ سنت نمبر ۲ صفحہ ۳۲)

پھر اس کے بعد سینہ زوری سے اس کے شعار کو بدعت قرار دینا ان دیوبندیوں کی نری خباثت ہے جب خود اقرار کر لیا کہ کسی رنگ کی پگڑی جائز ہے۔ تو کیا سبز عمامہ اس سے خارج ہے؟ جب خارج نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر اپنی طرف سے ٹھپہ لگانا شعار والی اس کی نری بکواس ہے جہاں تک بعض عبارات جو کہ سبز عمامہ کی تردید و بدعت ثابت کرنے میں پیش کی ہیں ان میں مطلقاً تردید ہے۔ نہ کہ شعار بنانے کی تردید کی ہے تو پہلے ان عبارات کا جواب خود تمہارے ذمے ہے اس لیے کہ تم بھی تو جواز کا قول کر رہے ہو اور دلائل اس کی تردید اور اس کے بدعت ہونے پر دیئے جا رہے ہیں جن بدبخت لوگوں کو اتنی بھی عقل نہیں ہے کہ ہم اپنے دعویٰ کے خلاف عبارات لکھ رہے ہیں یا اپنے مخالف کے وہ لوگ سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز کے خلاف طوفان بدتمیزی برپا کیے ہوئے ہیں یہاں تک بکواس کر رہے ہیں کہ تم اعلیٰ حضرت کا ایمان ثابت کرو ہم ان کے جواب میں صرف اتنا کہنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

اولاً...... تم دیوبندیوں سے آج تک اپنے اکابر دیوبند کے ایمان کا ثبوت تو ہو نہ سکا اور سیدی اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ العزیز کے بارے بکواس کرتے وقت تمہیں شرم سے ڈوب مرنا چاہیے۔

ثانیاً...... جہاں تک سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز کے ایمان کی بات ہے۔ تو وہ تمہیں ہم سے الجھنا نہیں چاہیے بلکہ تمہیں اپنے اکابر مثلاً اشرفعلی تھانوی وغیرہ سے

مناظرہ مجادلہ کرنا چاہیے جو سیدی اعلیٰ حضرت بریلوی کو ایمان و اسلام اور عشق رسول ﷺ کی سند دیے ہوئے ہیں حوالہ جات کی تفصیل راقم الحروف کی کتاب "امام احمد رضا بریلوی مخالفین کی نظر میں" میں ملاحظہ کی جائے تمہارا کفر کا فتویٰ تمہارے اکابر دیو بند پر لگتا ہے۔ اس لیے کہ اگر اعلیٰ حضرت بریلوی مسلمان نہیں تھے تو ان کو مسلمان اور عاشق رسول اور ان کو اپنا امام بنانے کے خواہش مند سب دیو بندی اکابر کافر ہوئے۔ اس لئے کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر کتب فقہ میں مرقوم ہے۔

قارئین کرام! دیو بندیت کی کذب بیانیوں اور سینہ زوریوں کا اور ان کے وسیع جہالت ہونے کا اندازہ اس چیز سے لگائیں لکھتے ہیں کہ دعویٰ مجددیت نے ساری ہی مشکلیں آسان کر دیں اور ایک اصول مرتب کر دیا گیا فقط من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر راہ سنت نمبر ۲ صفحہ ۲۰ کیا یہ اصول سیدی اعلیٰ حضرت بریلوی نے بنایا ہے؟ ان عقل کے اندھوں جہالت کے پلندوں کو کیا خبر ہے اصول تو کتب فقہ حنفی اور خود دیو بندیوں کی کتابوں میں بھی اس کا مفہوم موجود ہے۔ دیو بندیوں کو تو اپنے اکابر کی عبارات کفریہ پڑھ کر ڈوب مرنا چاہیے۔

معترضین کی پیش کردہ روایت اور اس کا جواب

معترضین ایک روایت پیش کرتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یتبع الدجال من امتی سبعون الفا علیھم السیجان میری امت میں ستر ہزار آدمی دجال کی پیروی کریں گے ان پر سبز چادریں ہوں گی۔ (مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۴۷۷) بعض لوگ سیجان کا ترجمہ سبز عمامہ بھی کر دیتے ہیں:

الجواب: اس روایت کے کئی جواب ہیں

اولاً: یہ روایت موضوع من گھڑت ہے اس روایت کی سند میں ایک راوی ابو ہارون ہے جس کا نام عمارہ بن جوین ہے۔ اس پر محدثین کرام نے سخت جرح فرمائی ہے امام ذہبی نے نقل کیا ہے کہ اکذب من فرعونہ فرعون سے بھی زیادہ جھوٹا تھا قول صالح بن محمد میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۷۳ یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ امام شعبہ نے اسے ضعیف قرار دیا امام بخاری نے کہا کہ یحییٰ القطان نے اسے ترک کر دیا۔ امام احمد نے کہا کہ یہ کچھ نہیں امام ابن معین

کے ہاں محدثین کے نزدیک اس کی حدیث کی تصدیق نہ کی جائیگی۔ امام ابوزرعہ نے کہا کہ ضعیف الحدیث ہے امام ابوحاتم نے کہا کہ ضعیف ہے امام نسائی نے کہا کہ یہ متروک الحدیث ہے یہ ثقہ نہیں اس کی حدیث نہ لکھی جائے گی جوزجان نے کہا کذاب اور مفتری ہے۔ ابواحمد حاکم نے کہا کہ یہ متروک الحدیث تھا اس کے علاوہ متعدد محدثین نے اسے کذاب اور متروک قرار دیا ہے۔ (تہذیب التہذیب جلد ۷ صفحہ ۲۱۳)

امام حماد بن زید نے اسے کذاب قرار دیا الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۳۶۳، ابن معین نے اسے غیر ثقہ اور جھوٹا قرار دیا۔ امام شعبہ بن حجاج نے فرمایا ابوہارون سے روایت کرنے سے بہتر ہے کہ میں اپنی گردن کٹوا دوں۔ دارقطنی نے کہا کہ یہ شیعہ ہے اس طرح کی مزید سخت جرح کے لیے مندرجہ ذیل کتب ملاحظہ فرمائیں حاشیہ جرح السنہ صفحہ ۶۳ تاریخ ابن معین جلد ۲ صفحہ ۴۳۳، التاریخ الکبیر جلد ۶ صفحہ ۲۹۹، المجروحین جلد ۳ صفحہ ۱۷۷، کتاب الضعفاء الکبیر للعقیلی جلد ۳ صفحہ ۳۱۳)

وہابیہ کے نام نہاد محدث زبیر علی زئی نے ابوہارون کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ راوی ضعیف متروک اور جھوٹا تھا۔ لہٰذا یہ روایت (اس کی) موضوع ہے۔

(الحدیث جنوری ۲۰۰۶ صفحہ ۱۱)

ابوہارون سخت مجروح راوی ہے..... یہ روایت (اس کی) موضوع ہے۔

(الحدیث اگست ۲۰۰۸ء)

دیوبندی مناظر ماسٹر امین اوکاڑوی اس ابوہارون کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ فرعون سے بھی زیادہ جھوٹا تھا۔ تجلیات صفدر جلد ۱ صفحہ ۱۳۲، وہابیہ کے محقق داؤد ارشد نے ابوہارون کو کذاب قرار دیا ہے۔ (حاشیہ سبیل الرسول صفحہ ۲۰۸)

ثانیاً: محدث جلیل ملا علی قاری علیہ الرحمۃ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ اس روایت میں امت اجابت مراد نہیں بلکہ امت دعوت مراد ہے اور یہ بات ظاہر ہے جیسا کہ اصفہان کے یہودیوں والی روایت گزشتہ اوراق میں گزر چکی ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۷، اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۳۰۰)

ملا علی قاری علیہ ... نے جس حدیث کا حوالہ دیا ہے وہ یہ ہے سیدنا انس بن

مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یتبع الدجال من یھود اصفہان سبعون الفا علیھم الطیالسۃ، ستر ہزار اصفہان کے یہودی دجال کی پیروی اختیار کرلیں گے۔ (صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۴۰۵، مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۴۷۵)

ثالثاً: اس روایت میں سیجان کے کرہ کے ساتھ ساج کی جمع ہے جس سے مراد طیلسان اخضر ہے لسان العرب جلد ۲ صفحہ ۳۱۳، المنجد میں ہے طیلس کی جمع طیالس اور طیلسان اور طیلس سبز چادر کو کہتے ہیں جس کو علماء و مشائخ استعمال کرتے ہیں المنجد صفحہ ۶۱۱۔ طیلسان وہ چادر ہے جو اکثر قاضی اور خطیب کندھے پر ڈالتے ہیں فرہنگ فارسی صفحہ ۱۴۷ طیلسان ایک قسم کی چادر ہوتی ہے جو خطبہ پڑھنے والے اور قاضی لوگ اپنے کندھوں پر ڈالتے ہیں لغات کشوری صفحہ ۳۱۰ زبیدی لکھتے ہیں کہ ساج سبز رنگ کی چادر کو کہا جاتا ہے تاج العروس جلد ۳ صفحہ ۳۰۸، المعجم الوسیط میں ہے ساج کی تصغیر سویج اور جمع سیجان ہے ابن الاعرابی نے کہا سیاہ رنگ کی چادروں کو سیجان کہا جاتا ہے۔ دیگر آئمہ لغت نے بھی یہی کچھ بیان کیا ہے۔ (الصحاح صفحہ ۵۲۲، صراح صفحہ ۸۶)

اس سے معلوم ہوا کہ مخالفین کا سیجان کا ترجمہ سبز عمامہ کرنا ان کی بددیانتی ہے جب سبز عمامہ ہے ہی نہیں پھر اس کا بطور دلیل اس روایت سے دعوت اسلامی والوں کو مطعون کرنا تری خباثت پر دال ہے اسطرح کذب بیانیوں سے اپنا موقف ثابت کرنا ان وہابیوں دیوبندیوں کو ہی زیبا ہے۔ اس لیے کہ انگریزی مذہب ایسے غلط طریقوں سے ہی ثابت کیا جاسکتا ہے۔

کتاب وسنت سے اپنا موقف ثابت کرنا ان کے بس میں نہیں ہے۔

رابعاً: سبز چادر خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پسند فرمائی اس کے کثیر حوالہ جات گزشتہ اوراق میں ذکر کیے جا چکے ہیں اس نیت سنت کی وجہ سے سبز چادر کا اوڑھنا بھی ممنوع و معیوب نہیں ہے۔ دجال کے پیروکار فیشن کی وجہ سے پہنیں گے۔ دعوت اسلامی والے فیشن کی وجہ سے سبز عمامہ نہیں باندھتے بلکہ سنت مستحبہ کی وجہ سے ماجور ہوں گے اسی نیت سنت سے سبز چادر بھی ممنوع نہیں ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی حدیث مسلم کی شرح میں لکھتے ہیں کہ بعض علماء نے اس حدیث کی وجہ سے طیالسی چادروں کی مذمت کی ہے اس روایت کی وجہ سے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک جماعت کو دیکھا جو طیالسی چادروں میں ملبوس تھی اور وہ خیبر کے یہودیوں کے مشابہ تھے لیکن حق یہ ہے کہ طیالسی چادریں پہننے سے مراد چادر کے ساتھ سر

کو ڈھانپنا ہے۔ جو محمود و مسنون عمل ہے اس کے متعلق حضور نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعدد احادیث مروی ہیں اگرچہ یہ کسی وقت میں یہودیوں کا شعار تھا۔ لیکن جمہور علماء کے نزدیک یہ بہر صورت بلا کراہت جائز ہے حدیث میں ہے طیلسان سے سر کو ڈھانپنا عرب کا رواج ہے۔ (اشعۃ اللمعات جلد ۳ صفحہ ۳۵۶) ان دلائل قاہرہ سے ثابت ہو گیا کہ روایت بالا مشکوۃ والی سے دعوت اسلامی والوں کو دجال کا پیروکار کہنے والے بد بخت ہیں۔

مخالفین کی پیش کردہ عبارات اور ان کا جواب

امام ابن حجر مکی کے فتاوی حدیثیہ سے فلا اصل نقل کر دیا مگر ولا ینھی عنھا وغیرہ فتاوی حدیثیہ صفحہ ۲۲۵ '' کہ اگر کوئی باندھے تو منع نہ کیا جائے گا'' کو ہضم کر گئے یہی حال حضرت امام سیوطی کی عبارت کا کیا۔

جہاں تک ملا علی قاری کی عبارت کا معاملہ ہے تو اس میں اول تو دیوبندی مولوی نے اپنی خباثت اور بد دیانتی کا ثبوت دیتے ہوئے سبز پگڑی کا لفظ طرف سے ترجمہ میں اضافہ کیا عبارت میں سبز کپڑا اور ترجمہ میں سبز پگڑی بنا دی اس سے بڑھ کر بد دیانتی کیا ہو سکتی ہے۔

ثانیاً: اس عبارت میں تکبر و فخر والے لباس کی بات ہے۔ مرقاۃ المفاتیح میں آگے اس کی وضاحت بھی موجود کہ شہرت والے کپڑے سے مراد وہ کپڑا ہے جس کا پہننا حلال نہ ہو سے بات واضح ہے کہ کیا سبز عمامہ پہننا حرام ہے؟ اس کی حرمت کی دلیل بیان کی جائے۔ اس پر کون سی وعید سنائی گئی ہے پھر دعوت اسلامی والوں پر اس عبارت کو منطبق کرنا ان کی نری خباثت ہے اس لیے کہ عبارت میں تو ہے کہ جس نے تکبر و فخر اپنے کو زاہد و متقی یا غیر عالم نے اپنے کو عالم ظاہر کرنے کے لیے ایسا لباس پہنا تو اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنایا جائے گا۔ دعوت اسلامی والے عاشقان مصطفے ﷺ کا ارادہ و نیت، زہد و تقویٰ کا اظہار کب ہے؟ یا فخر و تکبر سے کب پہنتے ہیں؟ کہ ایک طرف تو یہ دیوبندی اللہ کے محبوب ﷺ کے لیے علم غیب ماننے پر شرک کا فتویٰ دیں اور دوسری طرف ان کو دعوت اسلامی والوں کے دل میں زہد و تقویٰ کے اظہار اور فخر و تکبر کا علم ہے۔ نعوذ باللہ یہ رسول اعظم ﷺ سے دشمنی نہیں تو کیا ہے۔ یہ ان کی نری شقاوت قلبی دال ہے۔

ہمارا مشاہدہ تو یہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے احباب منکسر المزاج نہایت متواضع سنت کے حوالے ہوتے ہیں پھر اگر سبز عمامے سے تکبر آتا ہے سفید عمامے سے تکبر کیوں نہیں ہوسکتا۔ اگر سبز عمامے سے کسی کی دل شکنی ہو رہی ہے لوگوں کی ذلت ہوتی ہے تو سفید اور سیاہ عمامے سے کیوں نہیں ہوتی؟ پھر سبز عمامہ سے کب ریاکاری مقصود ہے کہاں کی بات کہاں جڑ دی صرف اور صرف ان کو دعوتِ اسلامی کی زبانوں پر عظمتِ رسول اکرم ﷺ کے ترانے اچھے نہیں لگتے۔ پھر سفینۃ القادریہ کتب کو سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کرنا ان کی نری جہالت ہے جس شخص کو کتابوں کے مصنفین کے نام بھی معلوم نہیں ہیں وہ بد بخت کہیں سے چوری کرکے عبارتیں لکھ رہا ہے۔ صرف اتنی بات کہ یہ زمانہ قدیم میں نہ تھا سے عدم جواز ثابت کرنا ان کی جہالت و خباثت پر دال ہے۔ وگرنہ خود دیوبندیوں کے کئی ایسے معمولات ہیں جو اس کے اس کلیہ کی زد میں آتے ہیں ہمیں اختیار مانع ہے۔ اس موضوع پر ہم الگ مضمون تحریر کریں گے ان شاء اللہ اس وقت ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ بدعت کے سلسلے میں اپنے حکیم الامت اشرف علی تھانوی کی بوادر النوادر صفحہ ۷۷ پڑھو جس میں بعض بدعات کو واجب بھی قرار دیا ہے اپنے تھانوی کی عبارت پڑھو اور ڈوب مرو شرم سے دعوتِ اسلامی کے احباب کا سبز عمامہ باندھنا التزام شرعی نہیں ہے۔ بلکہ ایسے عمامہ سے نفس عمامہ کے حوالہ سے ادائیگی سنت مراد ہے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب کریم ﷺ نے سبز عمامہ سے منع کیا تو دیوبندیوں وہابیوں کو کیا حق حاصل ہے کہ اس کو منع کریں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حلال وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا اور حرام وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس سے خاموشی اختیار فرمائی تو وہ اس سے ہے جسے معاف فرمادیا۔

(جامع ترمذی جلد ۱ صفحہ ۲۰۶، سنن ابن ماجہ صفحہ ۲۴۹، مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۳۶۷، سنن کبریٰ بیہقی جلد ۱۰ صفحہ ۱۲، الفردوس جلد ۲ صفحہ ۱۵۸، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ششم صفحہ ۲۵۰، مستدرک جلد پنجم صفحہ ۱۱۵)

جب کوئی دلیل شرعی اس کی ممانعت میں موجود نہیں ہے تو کوئی امر اس کے لیے مانع نہیں ہوسکتا۔ کسی عالم کا تفرد پھر کب حجت ہوسکتا ہے وہ کوئی ہو پھر دیوبندی معترض نے لکھا کہ سفید عمامے کی ترغیب دی جاسکتی ہے (ملخصاً) دیوبندی معترض گویا اپنے قول کو ہی شریعت سمجھ کر مسئلہ بتا رہا ہے اس لیے کہ چاہیے تو یہ تھا کہ اس پر کوئی صریح حدیث بیان کرتا جس میں سفید

عمامے کا حکم یا اس کی ترغیب ہوتی مگر ایسا کرنا اس کے بس میں نہیں ہے۔ اس کو تو سینہ زوری سے سبز عمامے کا رد کرنا مقصود ہے۔

قارئین کرام! ہم نے وہابیہ دیوبندیہ کے دلائل خود ساختہ کا پوسٹ مارٹم کر دیا تحقیق علمی دلائل سے۔ اس سے سبز عمامے کا جواز روز روشن کی طرح واضح ہو گیا۔ دعوت اسلامی کے احباب سنت پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ماجور ہوں گے پھر دیوبندیوں وہابیوں کا ہمارے ساتھ ان مسائل میں بحث کرنا عبث ہے اس لیے کہ عمامے کی مشروعیت کا تعلق تو مسلمان سے ہے۔ جو خود اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے گستاخ ہوں تو وہ سرے سے مسلمان ہی نہیں ان کا ان چیزوں سے کیا تعلق ہے؟ ہم نے تو صرف دلائل اس لیے دیے کہ یہ گستاخ بے ادب لوگ عامۃ الناس کو اپنے مکروں سے گمراہ نہ کر سکیں ورنہ ان کو پہلے اپنا ایمان و اسلام ثابت کرنا چاہیے ان کے بانی دیوبند قاسم نانوتوی نے حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا انکار کیا ہے۔ دیکھیں تحذیر الناس، اشرف علی تھانوی نے رسول اکرم ﷺ کے علم غیب کو پاگلوں جانوروں کے علم سے تشبیہ دی ہے حفظ الایمان دیکھیں خلیل احمد انبیٹھوی نے رشید احمد گنگوہی کی تصدیق سے رسول کریم ﷺ کے علم مبارک سے شیطان کے علم کو زائد مانا ہے براہین قاطعہ میں دیکھ لو ایسی سینکڑوں کفر یہ گستاخانہ عبارات ان کی کتب میں موجود ہیں زیادہ کے تفصیل کے شائقین مولانا غلام مہر علی صاحب کی کتاب ''دیوبندی مذہب'' اور راقم الحروف کی کتاب ''دیوبندیت کے بطلان کا انکشاف'' کا مطالعہ فرمائیں دیوبندیوں کے اکابر کا ان کفریہ عبارات کی بناء پر عرب و عجم کے سینکڑوں علماء نے ان کو کافر قرار دیا اور یہ کہ جو ان کے کفر پر واقف ہونے کے باوجود ان کو مسلمان جانے یا ان کے کفر و عذاب میں شک کرے اس کو بھی کافر قرار دیا ہے یہ فتاویٰ مبارکہ حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ میں شائع موجود ہیں دیوبندیوں سے اہلسنت کا اصولی اختلاف ان کے اکابر دیوبند کی کفریہ عبارات پر ہے مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے مذہب حق اہل سنت پر قائم دائم رکھے آمین

بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

☆☆☆☆